Item Code: 955 Participant Code: 012

خوابوں کا بادشاہ

رات کا وقت تھا عرفان اپنے کمرے سے
جلدی سے اٹھا۔ وہ اپنے دوست علی سے کہا کہ
ارے یار ہمیں ایک ضرور کام ہے۔ علی عرفان
کے سچا دوست ہے وہ سبھی وقت انکے ساتھ
گزار کرتے ہے۔ دونوں پچیس سال کے نوجوان
ہے۔ ایک دن دونوں اپنے گھر سے واپس
مکتب میں گیا۔ عرفان کا خواہش ہے ایک
سول سرونٹ بنا وہ اسکلیے اچھے طرح
کوشش کرتا ہے۔ لیکن علی ایک امیر کا بیٹا ہے
اسکے لیے سب کچھ ہے اسکو ایک سپنا ہے
کی ایک دن وہ بھارت جاننے والا ایک
امیر شخص بنے۔

دونوں پیار کے مشور منظر نام
ایک جگہ میں رہتا ہے عرفان روج روز
اپنے کھیتی میں کام کرتا اور پڑھتا ہے اوسکو
باپ نہیں ہے وہ اسکی نو سال میں
جل بسے اسکے ماں اسکو چھوڑکر چلا گیا

اسکو ایک بہن ہے اور یہ بیس سال کی ہے
اسکا خواہش ہے ایک ڈاکٹر ہونا۔ لیکن
اسکے لئے پیسے نہیں ہے۔ اس پیاری
لڑکی کو اپنے بھائی ہی سب کچھ ہے۔

علی کے ماں باپ کو عرفان
سے نفرت ہے۔ وہ اس لئے ~~ہے~~ ہے کی عرفان
علی کے پیسے کو حاجت کرکے ایسے
دوستی مان کر سارے وقت اسکے پاس
چلتے ہے۔ عرفان کا زمین نے اسکے پیسی
کے پٹائی کلئے علی کے باپ کو دیا اور
کہا کی "آپ اس زمین کو لیکر کچھ
مجھپون کے لئے مجھے پیسے دیدو۔ علی
کے باپ بھی اسے انکار کردیا۔ اسنے
اپنے بیٹے علی کو بعد نہیں بولا۔
عرفان دن پورا کام کرکے اپنے پیسا
کمایا۔ وہ روسی کی دوکان میں جاکر
کام کیا۔ اسنے پیسے کو واپس لوٹنے کے لئے
علی کے باپ کے پاس چلا۔ علی اس وقت
وہاں ہم نہیں تھا۔

64-ാമത് കേരള സ്കൂൾ കലോത്സവം, തൃശ്ശൂർ
തിയ്യതി..................
പ്രോഗ്രാം കമ്മിറ്റി

عرفان نے بولا "ارے بابا جان ادر آو
کیا بات ہے" علی کے بابا نے کہا۔ "آئے لیجیے
آپ کے پیسے اب مجھے وہ زمین واپس
دیدو۔" پر اسکے باپ نے عرفان کو دکھا دیا
اسنے کہا کی تم مجھسے کبھی کوئی پیسے نہیں
مانگا وہ صرف ایک کاغذ ہے۔ عرفان
نے بار بار علی کے باپ سے واپس
مانگا۔ پر ~~[illegible]~~ تب اسکے باپ نے چوکیدار
کو ~~بلا~~ بلا کر اسے باہر لوٹایا۔

اب عرفان کیا کریگا پیسے بھی
گیا اور اپنے زمین بھی۔ او وداس ہوکر
اپنے گھر میں گیا۔ کوچھ وقت کے بعد عرفان
کے بیٹے ~~[illegible]~~ نور جہان وہاں آیا
اور اسے پوچھا کی کیا بات ہے۔ کوچھ
نہیں میں بس یہاں تھا۔ اب علی
عرفان کو اپنے سارے کام سدار آرا ہے۔
علی وہاں نہیں ہے اسے مدد پوچھا
ٹھیک نہیں ہے۔ وہ کچھ وقت وہاں سے
سوچا اب کیا کریں۔

64-ാമത് കേരള സ്കൂൾ കലോത്സവം
തിയ്യതി....................
പ്രോഗ്രാം കമ്മിറ്റി

Item Code: 0955

Participant Code: 012

تب بورجہان نے آکر کہا کہ بھائی
مجھے دو دن کے بعد کلاس سے آسکے
کے لئے مجھے پانچ لاکھ کی ضرورت ہے۔
ارے اتنی جلدی پیسے کیا ہے؟ عرفان
نے استعجب سے اس پہ نگاہ رکھا۔
وہ ہے میری مشکل کالج میں
اسکی ضرورت ہے۔ کیوں کوئی اس
وقت میں وہاں دیکھ بیٹھا۔ اس رات
وہ نہیں سویا۔ اور سارے کام کو سوچ
رہا تھا۔ اب میں اپنے ~~دوشت~~ دوست
علی سے ہی مدد کی حاجت کروں گا۔ ٹھیک
ہے مجھے کرنا ہے وہ اپنے من میں یہ کام
کو ٹھان کے لیکر اپنے فون سے اس کو
بلایا۔
”ارے یار بھی ایک ضرور کام ہے۔
تمہیں“ علی نے استعجاب ہوا۔ کیا کام ہے
آپنے پوچھا۔ مجھے میری بہن کی
پڑھائی کے لئے کو پیسے کی ضرورت
ہے۔ اس ~~کی~~ بات کو سنکر علی
نے بنا رکی سے ہنسا۔

ارے یار پیسہ اتنے سے بات کو؟ میں تمہیں
ضرور پیسہ دے دوں گا۔ عرفان کو خوشی
ہوا۔ علی نے کہا۔ ہم مجھے کچھ وقت کی
ضرورت ہے میں اب دلی میں ہوں
میں پیسہ لیکر وہاں آؤں گا۔
عرفان اب خوشی سے سویا۔
اگلا دن آگیا۔
عرفان لوگوں کی غل
سے اٹھا۔ اسنے جب دروازے سے باہر گیا
تب ایک امبوہ تھا۔ اگر اسے معلوم نہیں
تھا کی وہ کیا ہے۔ اسنے وہاں پر ایک
نوجوان سے پوچھا کی تمہے کیا ہے۔ اسنے
کہا کی ارے عرفان کیا تم نہیں جانتے
تمہارے دوست علی کل رات مر گیا۔
اسی بات کو سننے ہی عرفان کے آنکھوں
سے آنسو آیا۔ اسنے زور سے رویا۔
عرفان کا دل ٹوٹ گیا۔ اب اسے اسکا
دوست نہیں ہے۔ کتنی بڑی بات ہے۔
او نوجوان نے کہا کی وہ کل رات
کا ٹرین سے یہاں آنے والا تھا

64-ാമത് കേരള സ്കൂൾ കലോത്സവം
തിയ്യതി.....................
64-ാമത് ★ പ്രോഗ്രാം കമ്മിറ്റി ★ തൃശ്ശൂർ

Item Code: 955 Participant Code: 012

اچانک ایک گاڑی آکر اسکو مرا۔ عرفان
اب پورا بستر کے سے ٹوٹ گیا۔ وہ بیہوش
ہوا۔ کتنی پیر بعد ہے۔ سب لوگ اب
اسکا پاس تھا۔ نورجہاں بھی وہاں تھا
اسکی آنکھوں سے بھی آنسو آرہا ہے۔
علی کا خواہش تھا عرفان کو ایک اچھی
مقام میں دیکھنا۔ اب وہ پورا بستر کے سے
خسارا ہوا۔ وہ اسکے لئے قربانی کرنے کو بھی
تیار تھا۔ عرفان سارے دکھوں سے
کھو گیا۔ اسکے بہن کی پڑھائی۔ پیسے
کے بنا منزل کو چھو بھی نہیں تھا۔ اپنے
بہن نورجہاں کا منزل بھی اب جو گیا
اسکا مقدر ہے۔ نہ زمین بھی نہیں اور
پیسے بھی۔ وہ اب کیا کرے گا۔

شبیں نام کا ایک شخص
آکر عرفان سے کہا کی بیٹے تم کیرالا میں
جاؤ۔ وہاں پر تمہیں کام کیلئے بہت
سارے پیسے مل جائے گا۔ عرفان کے دل
میں ایک توقعے آگیا۔ اس نے اپنے

پیں سے فدا بولکر اگلے دن کو کیرالا میں
گیا۔ کیرالا بہار سے زیادہ امیر ہے۔ بہار سے
زیادہ پیسے بھی مل رہا ہے۔ اسنے ایک
ہوٹل میں کام کرنے کو جا رہا ہے۔ اسنے
ایک روٹ بنانے والا کمپنی میں ~~نوکر~~ نوکر
گا کام بھی کیا۔ اسنے رات بھر کے کام کیا
دھیرے سے اس کے پاس ایک لاکھ آگیا
تھے۔ ہر کٹ صرف اور صرف اپنے پیسے کا ہے۔
اپنے بہن نور جہاں کے لیے۔ وہ پوسٹ
سے اس پیسے بہار میں بھیجنے والا تھا۔
تب بنک میں آکر دو چور وہ
نے اسکے سر میں مارا اور پیسے لیکر
بھاگ گیا۔ عرفان اسکے پیچھے دوڑا۔
پر اسے نہیں مل پایا ہے۔
عرفان پاس والے پولس
سٹیشن میں گیا۔ پر بہاری ہونے کے
کارن سے اسکو اب واپس لوٹنا پڑا
اسے بہت لوبیں گیا۔ وہ غم میں
پاٹا۔ تب پیچھے سے ایک پلس افسر
آکر اسکو کچھ پیسے دیا اور کہا

مجھے بھی تم جیسا ایک بیٹا ہے۔ اتنی کم سن
میں تم کیوں اتنا ~~کام~~ کام کر رہے ہو۔ اس نے
کہا کہ میرے ایک بہن ہے اسکو پڑھائی
کی ضرورت ہے اسی لئے صاحب۔ اچھا
تمہارا جواب کیا ہے۔ مجھے ایک سول سرونٹ
ہونا ہے۔ عرفان نے پندار سے کہا۔ اچھا ٹھیک
ہے یہاں ایک کوچنگ سنٹر ہے تم
وہاں جوان میں تمہی مدد کروں گا۔
عرفان کو بہت خوشی ہوا اور اس پولس
والے کے پیروں کو شکر کیا۔ آپ ہی
میرے خدا ہو!

اگلے دن اس نے کوچنگ
سنٹر ~~ہے تم وہاں~~ میں گیا۔ ~~اس~~ اس
پولس والا بھی وہاں تھا۔ اسنے وہ سنٹر
سے بہت پڑھا۔ سوچ میں کام کیا۔
وہ ہر روز اس پولس والے سے باتیں کر رہے ہے۔
اسکے زندگی میں وہ ایک الماس جیسا
~~چمک~~ چمک پا رہا ہے۔ عرفان کو بیٹے
بیٹے بہت محسوس ہوا۔ وہ اپنے زندگی
میں نور پھیلا رہے ہے۔

عرفان کیرالا میں آکر دو مہینا چل گیا۔
وہ بہت خوش تھا۔ وہ اسکے بہن بھی بہار میں
اچھی طرح چل رہی ہے۔ ایک دن اسکو
ایک فون کول آیا کی اسکے بہن کو
کوچھ لوگ مارا ہے وہ اب اسپتال میں ہے
تب عرفان نے بہن کو دیکھنے کے لئے
وہاں چلنے کا فیصلہ کیا۔ وہ جلدی سے
سارے سمان لے کر گیا۔ تب ہی اسے یاد
ہوا کی اسکو دو تین دن کے بعد
اس کا پریکشا ہے۔ وہ کیا کریگا۔ اس نے
بہار میں جانے کو ہی شورو کیا۔ اور یہ
سب اپنے بہن کے لئے کاوش کرتے ہے

وہ بہار گیا۔ اس نے بہنا
بیٹا۔ دو دن بہار جا کر واپس آنے کا
ہی کیا۔ اسے مل کر نورجہاں کو جو خوش
ہوا۔ نورجہاں کی تبعیت ٹھیک سے چل رہا
ہے۔ وہ کیرالا میں واپس آکر پہلے
پریکشا لکھا۔ ایک ہفتے کے بعد عرفان
کو خط آیا کی تمہیں اگلے پریکشا کو

انتخاب کیا ہے۔ پانی ~~اوس~~ اس نے پہلے پیر کٹنا

کو جیت گیا۔ ایک مہینا وہ بنا سوئے

بیٹھا رہا۔ دن رات محنت کیا۔ وہ اپ

ماہر بننے کے لئے اپنا سب کچھ قربانی کیا۔

~~امتحان~~ امتحان کا دن آگیا عرفان جلدی

سے اٹھا جب وہ امتحان ہال میں تھا تو اسکو

چکر آگیا۔ تو اسکے من میں اپنے بہن، وہ

پلیس والا اور اپنے سارے دوست بھی یاد

آگیا۔ ان لوگوں کی یادی اسکو ہوا۔

وہ اپنے ~~شوحت~~ شوجعت کے وجے اس

امتحان کو لکھا۔ اسکے بعد اس نے بیہوش

ہوکر اگر بیٹھا۔ سو بنا سونے کے وجے اسکے

سر کو کم سکتی تھا۔ اسنے دو ہفتے

کو ~~اسپ~~ اسپتال میں ~~رہ کر واپس~~

رہکر واپس گیا۔

رزلٹ کا دن آگیا اس

دن میں بھی اسکو سارے یادی آیا۔

وہ پلیس والا بھی سارے وقت

کمپیوٹر میں دیکھا ہے۔ تب رزلٹ آگیا

عرفان ~~کھو~~ کو آئی۔ آئے اے مل گیا

اُس پولیس والے نے جلدی سے عرفان رہتا
رہنے والے گھر کے پاس گیا۔ اور ضرور سے
بلایا کی ارے عرفان جلدی آؤ پر عرفان
وہاں نہیں تھا۔ عرفان کے لئے سب
لوگ تلاش کر رہے ہے۔ جستجو کرتے کرتے
وہ سب پاس والے سمندر کے کنارے میں
گیا گیا۔ عرفان وہاں پر تھا۔ اُس پلیس
والے کے ساتھ سارے اخبار والے بھی
تھا۔ وہ سب عرفان سے کئی سارے
سوال پوچھے ہے۔ عرفان اب ہندوستان
پورا جانتے ہے۔ اتنی کئی زحمتوں کو پار
کر اُس نے اپنے کاوش سے ماہر بنا۔

اُن لوگوں میں عرفان کو
اُس دن تو بس رہنے والا پولیس
پلیس بھی تھا۔ اُس نے اُن لوگ
عرفان کو عزت کے نظر میں دیکھا۔
بہار میں آبکے بس ایک خبر خبر سن کر
خوشی میں ہنسا جیتے ہے۔ سارے مشہور نیتا
عرفان کو فون میں بلایا۔ وہاں پر

سب لوگ عرفان کو یاد کر رہی ہے -
اخبار والے اُسے لکھا "نئے بہار والا نوجوان
یہاں اپنے فضیلت سے مشہور ہوا۔

"کیرالا میں روزی کمانے آیا ہم
اب وہ آئی۔ اے۔ ایس بانا۔" دیش پورا عرفان
کا نام بولتا ہے وہ اپنے نام کو الماس کی
طرح روشن کیا۔ وہ اب کام سے سارے
بچوں کو رول موڈل بنا۔ اس کا نام
بقا اور ~~جاویدا~~ جاودان رہے گا۔